© rasailojaraid.com

تحریر و تحقیق

تخلیق انسانی اور نظریہ ڈارون

ڈاکٹر محمد عارف شہزاد

دنیا جب سے وجود میں آئی ہے اس وقت سے لے کر آج تک جتنے حالات و واقعات اس دنیا میں پیش آئے سب کے سب خداوند عالم کے احاطہ علم میں ہیں۔ اس سلسلہ میں وہ ذات باری تعالیٰ نہ کسی کی محتاج ہے اور نہ ہی اس کو ایسی محتاجی روا ہے۔ بلکہ جو کچھ ہونا اور اب تک جو کچھ ہو چکا یہ سب عرش کے مالک رب تعالیٰ کے علم میں ہے اور آئندہ بھی رہے گا۔ انسانی تخلیق پروردگار عالم کی ایک ادنیٰ کاوش ہے وہ تو اس سے بڑھ کر معجزات دکھا سکتا ہے اور ہمہ وقت ایسی قوت کا عظیم مظاہر کرنے کی ہمت و جرات رکھتا ہے اور پھر اس معاملہ میں اس کا کوئی ثانی اور شریک نہیں وہ تنہا ہی ہر چیز کا مالک ہے اور مختار کل ہے اس کے سوا کوئی ایسی قوت کا مالک نہیں ہے۔ سچ ہے:

لا حول و لا قوۃ الا باللہ

انسان کی تخلیق پر بھی بہت سی ریسرچ ہو رہی ہے۔ لیکن ان تمام میں ڈارون کا نظریہ انتہائی نامعقول' نا مناسب اور واہیانہ ہے۔ چونکہ وہ ایک دھریہ شخص تھا لہٰذا باطل اور خبیث نظریہ کی قرآن مجید کی آیات اور احادیث نبویہؐ سے رد کرتے ہیں۔ انسانی تخلیق پر شیطان بھی بڑا سیخ پا ہوا تھا اور آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کرنے کے عوض ساری عمر خدائی لعنت کا مستحق ٹھہرا۔ قرآن پاک کہتا ہے:

اذ قال ربک للملٰئکۃ انی خالق بشرا من طین فاذا سویتہ و نفخت فیہ من روحی فقعوا لہ ساجدین فسجد الملٰئکۃ کلھم اجمعون الا ابلیس استکبر و کان من الکافرین۔

ترجمہ:۔ جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے کہا کہ میں مٹی سے انسان

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بنانے والا ہوں۔ پھر جب میں مکمل بنا چکوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو اس کے آگے سجدہ میں گر پڑنا۔ تو سارے فرشتوں نے آدم کو سجدہ کیا مگر ابلیس نے (سجدہ نہ کیا) کہ وہ غرور میں آگیا اور کافروں میں سے ہو گیا۔

معلوم ہوا انسان کی پیدائش اللہ کی طرف سے رونما ہوئی ہے اور انسان کو فرشتوں سے سجدہ کروا کر بشر کی عزت میں اضافہ کیا ہے۔ جب ابلیس نے سجدہ کرنے سے انکار کیا تو پروردگار عالم نے ابلیس سے پوچھا:

قال یا ابلیس ما منعک ان تسجد لما خلقت بیدی۔ استکبرت ام کنت من العالین۔ قال انا خیر منه خلقتنی من نار و خلقته من طین۔ (ص ۷۱ - ۷۲)

ترجمہ :۔ (اللہ نے) فرمایا اے ابلیس ! جس کو میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا اس کے آگے سجدہ کرنے سے تجھ کو کس چیز نے منع کیا؟ کیا تو غرور میں آگیا ؟ یا تو اونچے درجے والوں میں سے ہے ؟ ابلیس نے کہا کہ میں آدم سے بہتر ہوں۔ تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اس کو مٹی سے بنایا۔

مندرجہ بالا آیات اور ان کے تراجم سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو گئی ہے کہ انسان کی تخلیق پروردگار عالم کی طرف سے ہے اور انسان کو اللہ رب العزت نے اپنے ہاتھ سے بنایا ہے اور یہ طے شدہ منصوبہ کے تحت ہے ناکہ ڈارون کی طرح کہ ایک مادہ آسمانی دنیا سے نیچے گرا جو خلیہ کی شکل میں تھا اسے دنیا راس آگئی وغیرہ۔

ڈارون کا نظریہ

فضیلة الشیخ ابو بکر الجزائری جو سعودی عرب کے ممتاز استاد اور مبلغ ہیں انہوں نے اپنی عربی کتاب عقیدہ المومن میں اس پر روشنی ڈالی ہے۔ ہم مترجم کتاب سے اس کا نوٹ پیش کرتے ہیں۔

نیچری "دھریہ" بے دین کفار و مشرکین کا نقطہ نظریہ رہا ہے کہ انسان

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بذات خود اس طرح پیدا نہیں ہوا جس طرح آج دنیا میں نظر آ رہا ہے۔ بلکہ وہ بالکل ابتداء میں "خلیہ" (Cell) کی شکل میں کسی سیارے سے زمین پر آ پڑا تھا۔ چونکہ ہماری زمین اس خلیے کو راس آ گئی۔ اس لئے وہ پھیلنا اور بڑھنا شروع ہوا۔ نشو و نما کی ابتداء میں اس کی حیثیت بے حد معمولی اور بھدے جاندار کی سی تھی۔ پھر قدرتی طور پر رفتہ رفتہ اس نے رد و بدل کو قبول کیا۔ جینے اور زندہ رہنے کے لئے ضروری چیزیں اس کے اندر آپ سے آپ بنتی اور بگڑتی گئیں اور اسی کے ساتھ ساتھ اس کی ساخت اور اس کی حالت بھی بدلتی گئی۔ پھر امتداد زمانہ اور فطری حالات کے شدید ردو بدول نے خلیہ ساخت کو بدل کر دیگر انواع سے ترقی دیتے دیتے اسے ارتقاء کے پہلے زینہ پر ڈال دیا اور اس کی شکل بندر کی سی بن گئی۔ اس شکل پر آنے کے بعد بھی تبدیلی کا عمل جاری رہا۔ چنانچہ دم اور دوسری غیر ضروری چیزیں غائب ہو گئیں۔ اور بندر سے اس نے بندر اور انسان کی درمیانی شکل اختیار کر لی۔ پھر وہ وقت آیا کہ یہ صنف بھی نا پید ہونے لگی اور ان کا ڈھانچہ بھی روئے زمین پر باقی نہ رہا۔ اس لئے کہ رد و بدل کے شدید عمل نے اس درمیانی شکل کو بھی باقی نہ رکھا۔ چنانچہ اس شکل نے بھی اپنے اندر تبدیلی قبول کی اور موجودہ انسانی ہیت اختیار کر لی۔

انسانی پیدائش کے اس عجیب و غریب نظریے کو ثابت کرنے کے لئے علم الحیوانات (Zoology) کے ماہرین ان اصولوں کو پیش نظر رکھتے ہیں۔ اتفاقات' فطری تغیرات' نظریہ ارتقاء (Theory of Evolution) بقاء اصلح (Survival of the Fittest) اور موروثی اثرات وغیرہ' جہاں تک ہم سمجھتے ہیں یہ نظریے (Theories) بذات خود غلط اور بے بنیاد ہیں۔ اس لئے کہ ہمارا وجود بھی یہ محسوس کرتا ہے کہ باری تعالی ان گنت خلائق اور کائنات کی تخلیق میں اپنے دیگر اصولوں کی طرح ان اصولوں کو بھی گاہے گاہے استعمال کرتا ہے۔ جبکہ اس کے بے شمار اصولوں اور ضابطوں تک رسائی بھی حضرت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

انسان کے لئے محال ہے۔ بہر کیف ہم دیکھتے ہیں ابتداء آفرینش میں انسان کا وجود مرد کے نطفے اور عورت کی رطوبت کے اندر ایک خلیہ کی شکل میں ہوتا ہے۔ پھر مادہ منویہ میں جان پڑتی ہے اور اس کے اندر مذکر یا مونث کے آثار ظاہر ہوتے ہیں پھر مرد عورت کے ملاپ سے عورت کے رحم میں نطفہ قرار پاتا ہے۔ جو مختلف حالتوں سے گذر کر جنین کی شکل اختیار کرتا ہے۔ تا آنکہ ماں کے رحم میں اس کی خلقت تمام ہوتی ہے اور نوزائیدہ بچہ کی شکل میں ایک ننھے منھے مکمل انسان کا دنیا میں ظہور ہوتا ہے۔

قرآن مجید اس بارے میں یوں ارشاد فرماتا ہے:

ثم جعلناه نطفة فی قرار مکین ۔ ثم خلقنا النطفة علقة ۔ فخلقنا العلقة مضغة ۔ فخلقنا المضغة عظاما ۔ فکسونا العظام لحما ۔ ثم انشاناه خلقا آخر ۔ فتبارک الله احسن الخالقین ۔ (المومنون ۱۳ ۔ ۱۴)

ترجمہ:۔ پھر ہم نے اس کو ایک محفوظ جگہ (یعنی ماں کے رحم میں) نطفہ بنا کر رکھا۔ پھر ہم نے اس نطفہ کو خون کا لوتھڑا بنایا۔ پھر لوتھڑے کو گوشت کا ٹکڑا بنایا پھر گوشت کے ٹکڑے کو ہڈیاں بنایا پھر ہڈیوں پر گوشت چڑھایا۔ پھر ہم نے اس کو ایک اور ہی صورت میں بنایا۔ پس برکت و عظمت والا ہے وہ اللہ جو سب سے بہتر پیدا کرنے والا ہے۔ (عقیدۃ المومن اردو صفحہ ۲۷ ۔ ۲۸)

مندرجہ بالا آیات اس بات کی شاہد ہیں اور دھریے ڈارون کے مکروہ نظریہ کی بھی نفی کر رہی ہے۔ ڈارون ایک آسانی Cell کو آسمان سے گرا ہوا کہتا ہے اور زمین کی مٹی پر گر کر بندر تک ارتقاء کے مراحل طے کرتا ہے اور بعد ازاں بندر سے دم غائب کرکے انسان جیسی اعلی اور اشرف المخلوق کو بندر سے انسان بنا دیتا ہے۔ اس نقطہ نظر کو نہ عقل مانتی ہے اور نہ ہی قرآن و حدیث ایسے پرفتن نظریے کو قبول کرتا ہے۔ جبکہ قرآن مرد اور عورت کے باہمی ملاپ کے نتیجے میں عورت کے رحم (Utrus) میں گرنے والے مادہ کو انسانی تخلیق کا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ذریعہ بتلاتا ہے اور پھر ماں کے پیٹ میں اس کی متعدد صورتیں بنتی ہیں تب جاکر انسان ایک ننھے منے بچے کی شکل اختیار کرکے دنیا میں آتا ہے۔ گویا ڈارون کا نظریہ اور قرآن کا نظریہ آپس میں متصادم ہے۔ جس میں ڈارون جھوٹا اور قرآن سچا ہے۔ احادیث میں یوں آتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ہر بنی نوع انسان اپنی پیدائش کے چالیس دن ماں کے رحم میں نطفہ کی شکل میں گزارتا ہے۔ پھر وہ جمے ہوئے خون اور گوشت کے لوتھڑے کی شکل اختیار کرتا ہے۔ اسی حالت میں فرشتہ اس کے پاس آکر اس کے اندر روح پھونکتا ہے اور اس کے بارے میں چار چیزوں کا اندراج کرتا ہے۔ ۱۔ روزی ۲۔ موت ۳۔ اس کی جملہ کارکردگی ۴۔ اور یہ کہ اس کا شمار خوش نصیبوں میں ہوگا یا بدبختوں میں۔ (بخاری و مسلم)

اس حدیث سے بھی یہی معلوم ہوا کہ انسانی پیدائش کا واحد ذریعہ مرد و عورت ہیں جن کے باہمی ملاپ اور الفت سے انسانی تخلیق عام ہوتی ہے اور نسل نو کی آمد ہوتی ہے اور قیامت تک ہوتی رہے گی۔ انسان جب بچے کی صورت میں پیدا ہوتا ہے تو اس کی شکل کا تعین کیا جاتا ہے کہ یہ بچہ کس کی شکل و صورت پر گیا ہے۔ بچہ کبھی باپ یا کبھی ماں یا ان دونوں کے رشتہ داروں کی شکل و صورت پر جاتا ہے۔

حدیث نبویؐ ہے۔

حضور اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ یارسول اللہ! بچہ ماں یا باپ کی مشابہت کیوں اختیار کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا مرد و عورت کے ملاپ کی صورت میں جس کی منی غالب آتی ہے بچہ اس کی شکل اختیار کرتا ہے۔

چنانچہ مرد کی منی غالب آنے کی صورت میں بچہ باپ اور اس کے عزیزوں کی صورت پر جاتا ہے اور عورت کی منی غالب آنے کی صورت میں بچہ اپنی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ننھیال کی صورت پر جاتا ہے۔ (بخاری و مسلم) (عقیدۃ المومن ص ۲۹)

اب شکل و صورت کا مرد یا عورت کے علاوہ ان دونوں کے عزیزوں پر جانا بھی اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ انسانی تخلیق مرد و عورت کے ملاپ کا قطعی یقینی نتیجہ ہے۔ جس سے سرے منہ انحراف نہیں کیا جا سکتا۔ انکار کرنا گویا دوپہر کے وقت عین چمکتے سورج کا بھی منکر ہوتا ہے جو ممکن نہیں۔ یہاں بھی ڈارون کا نظریہ باطل ہونے کی بنا پر بکھرتا نظر آتا ہے۔

انسان کی بناوٹ مٹی سے ہوئی جسے ہمارے پروردگار نے اپنے ہاتھ سے بنایا اور شیطان مردود بھی اسی لئے ہوا کہ ایک تو اس بے ایمان نے خدا کے حکم کا انکار کیا اور دوسرا خدا کے ہاتھ کی بنائی ہوئی عالی و اشرف المخلوقات انسان کی توہین کی بلکہ خدا کے ہاتھ کی بنی ہوئی چیز کو نفرت سے دیکھ کر کہا کہ میں اس سے بہتر ہوں۔ ڈارون اپنے نظریے میں شیطان سے ملتا ہے اور سو فیصد مماثلت رکھتا ہے۔

ایک اور جگہ اللہ نے ارشاد فرمایا:

ان مثل عیسی عند الله کمثل آدم خلقه من تراب ثم قال له کن فیکون۔ (آل عمران ۵۹)

ترجمہ :۔ بے شک اللہ نے نزدیک عیسیٰؑ کی مثال آدم کی طرح ہے کہ اللہ نے پہلے مٹی سے اس (آدم) کا قالب بنایا پھر اس کو حکم دیا کہ (انسان) ہو جا' پس وہ (انسان) ہو گیا۔

یہاں پر بھی اللہ تعالیٰ نے ایک بار پھر یاد دہانی کرائی کہ عیسی علیہ السلام کی مثال آدم علیہ السلام کی مانند ہے۔ دونوں کو اللہ نے مٹی سے پیدا کیا اور اپنے ہاتھ سے مکمل کر کے حسن و زینت سے نوازا کہ اپنی قدرت کاملا کا بھرپور اظہار کیا۔ یہاں بھی ڈارون جھوٹا ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم ثانی عیسی علیہ السلام کو بھی اپنی قدرت کا کرشمہ قرار دیا تو آدم جو مٹی سے تخلیق کردہ تھے کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مثال دی اور ایک بار پھر دہرا دیا کہ انسان باقاعدہ مٹی سے ہی بنایا گیا ہے اور انسان کی تخلیق کو ایک اچھے' باوقار طریقہ سے اٹھا کر انسانیت کے لئے بہتر راستہ بنا دیا اور الزام و بہتان کی اس طریقہ سے احسن طور سے پہچان ممکن ہے۔ جبکہ اس کے علاوہ دیگر تمام طریقہ ہائے مختلفہ قطعی غلط اور غیر صحیح ہیں جو کسی بھی طور درست نہیں۔ اس سے انسانیت کی بہتری ہے اور اللہ کو بہتری ہی منظور تھی۔ قرآن مقدس نے انسان کی تخلیق کو موضوع سخن بنا کر ڈارون کے نظریے کی خوب خوب تردید کی ہے۔ انسان کی تخلیق پر بھرپور روشنی ڈالی اور صاف بتلایا کہ انسان ایک نطفہ تھا جو ماں کے پیٹ میں ۴۰ دن رہا پھر لوتھڑا بنا اس سے گوشت بنا پھر اسی گوشت سے ہڈیاں وجود میں آئیں ہڈیوں کے وجود میں آنے کے بعد اس پر ایک بار پھر گوشت کو چڑھایا اور بہتر صورت عطا کر کے اچھی صورت میں پیدا کر دیا پھر اسی انسان کو بولنے کا ڈھنگ سکھلایا۔ قرآن کہتا ہے :

الرحمان علم القرآن خلق الانسان علمه البیان۔ (الرحمان ۱ تا ۴)

ترجمہ :۔ رحمان نے قرآن کی تعلیم دی۔ اس نے انسان کو پیدا کیا۔ پھر اس کو گویائی سکھائی یعنی بولنا سکھایا۔

اگر محض ڈارون کی باطل تھیوری کو مان لیں اور خدا کے وجود سے انکار کر دیں تو پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ انسان کیسے وجود میں آیا۔ اسے چلنا پھرنا' بولنا اور کھانا کس نے سکھا دیا۔ مٹی ایک ایسی چیز ہے جس میں انسانی اعضاء ہی دفنا دئے جائیں تو وہ مٹی سے مٹی ہو جائیں گے یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک Cell گرا اور انسانی زمین کو راس آگیا۔ جبکہ مٹی کا کام بھی ہر چیز کو کھا جانا ہے۔ اگر انسانی مادہ کو اب زمین پر ڈالیں تو وہ بھی انسانی تخلیق کی طرح انسان تخلیق نہیں کر سکتا۔ چہ جائیکہ کسی خلیہ کو اس عمل میں ایک کردار مان لیں اور آنکھ بند کر کے کبوتر کی طرح یقین کر لیں حالانکہ ایسا ناممکن تھا۔ جبکہ ڈارون بذات خود اسی طریقہ سے پیدا ہوا جو قرآن و حدیث نے متعین کر دیا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ایک جگہ قرآن کہتا ہے:

و لقد خلقنا الانسان من صلصال من حماء مسنون۔ (حجر ۲۶)

ترجمہ:۔ اور بے شک ہم نے انسان کو کھنکھناتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا جو سڑے ہوئے گارے سے تیار ہوئی تھی۔

اللہ نے اپنی ہر پیدا کی ہوئی چیز کے بارے میں فرمایا:

الذی احسن کل شیی ء خلقه و بداء خلق الانسان من طین۔ (سجدہ ۷)

ترجمہ:۔ جس نے جو چیز بنائی خوب بنائی اور انسان کی پیدائش کو مٹی سے شروع کیا دوسری جگہ ارشاد ہے۔

ثم جعله نسله من سلالة من ماء مهین۔ (سجدہ ۸)

ترجمہ:۔ پھر اس کی نسل (انسانی جسم کے) خلاصہ (نطفہ کے) حقیر پانی سے بنائی۔

ایک اور جگہ یوں فرمایا ہے:

انا خلقنا الانسان من نطفة امشاج۔ (انسان ۲)

ترجمہ:۔ بلا شک و شبہ ہم نے انسان کو مخلوط نطفہ سے پیدا کیا۔

یہاں پر وضاحت ہو گئی کہ انسان کو اللہ نے بنایا جس چیز سے بھی بنایا اچھا بنایا' بولنا اور سمجھنا سکھایا اور انسانی تخلیق کو بہتر بنایا آخری آیت میں فرمایا کہ انسان کو مرد اور عورت کے باہمی الفت و ملاپ کے ضمن میں جاری دونوں مخلوط نطفوں سے پیدا کیا۔ یہاں بھی ڈارون منہ کی کھاتا نظر آتا ہے۔ کہ انسان محض اکیلا ہی اس عمل کو تنہا انجام نہیں دے سکتا۔ بلکہ دوسری جگہ ایک اور انسانی جسم کی ازحد ضرورت ہے جو کہ عورت ہے۔ نسل آدم بھی آدم اور حوا کے ملاپ سے ہی ممکن ہوئی اور انہیں کے اس عمل نے فصل انسانی کو اربوں کھربوں بلکہ لاتعداد میں بدل دیا۔

قرآن کہتا ہے:

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

یا ایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ و خلق منھا زوجھا و بث منھما رجالا کثیرا و نساء۔ (نساء ۱)

ترجمہ :۔ لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو' جس نے تم کو ایک شخص سے پیدا کیا (پہلے) اس سے اس کا جوڑا بنایا' پھر ان دونوں سے بہت سے مرد و عورتیں (پیدا کرکے زمین پر) پھیلا دیئے۔

آج زمین پر رنگ برنگ کے مرد و زن کوئی کالا' کوئی گورا' کوئی سانولا' کوئی سرخ' کوئی سپید یہ سب قدرت کی عجیب کرم نوازی ہے۔ یہ اللہ کا فضل ہے۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ :۔ اللہ تعالی نے حضرت آدم علیہ السلام کا خمیر مٹھی بھر مٹی سے اٹھایا یہ مٹی کل روئے زمین سے لی گئی تھی۔ جگہ جگہ کی مٹی کا اولاد آدم پر یہ اثر ہوا کہ جس کی مٹی جہاں کی تھی نسل آدم کا رنگ روپ اس کے مطابق سیاہ' سپید' سرخ یا سرخ اور سیاہی مائل ہوا۔ مزاج میں نرمی' گرمی' اعتدال اسی کا نتیجہ ہے۔ اچھی بری افتاد طبع اور میانہ روی سب اسی مٹھی کا اثر ہے۔ (احمد ۔ ابو داؤد۔ ترمذی نے اسے صحیح کہا ہے)

مذکورہ حدیث سے یہ بات بھی اخذ ہوتی ہے کہ جگہ جگہ کی مٹی بذات خود اپنی اہمیت کے اعتبار سے نہ صرف مختلف ہے بلکہ اس کے اثرات و عوامل بھی مختلف ہیں۔ یہ ایک سائنسی بحث ہے کہ کہاں کہاں کی مٹی اور اس پر رہنے والوں کے جذبات و خیالات' رہن سہن' ماحول کیسے ہیں۔ بہرحال یہ واضح ہوا کہ اولاد آدم ایک مٹھی بھر مٹی سے پیدا شدہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

حق تعالی نے فرشتوں کو نور سے' جنات کو آگ کے شعلوں سے اور انسانوں کو اپنے ارشاد کے مطابق مٹی سے پیدا فرمایا۔ چنانچہ ارشاد ہے۔ "اور آدم کو مٹی سے بنایا" (مسلم) حضرت انس رضی اللہ عنہ کی شفاعت والی روایت میں بھی ہے جسے بخاری اور مسلم نے بھی روایت کیا ہے:

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ترجمہ :۔ ایمان والے قیامت کے دن جمع ہوں گے' پھر ان کے دل میں یک بیک شفاعت کا خیال آئے گا وہ ایک دوسرے سے کہیں گے کیوں نہ ہم کسی ایسے کو تلاش کریں جو خدا کے یہاں ہماری سفارش کرے۔ تلاش کرتے ہوئے یہ لوگ حضرت آدمؑ کے پاس آئیں گے اور کہیں گے آدمؑ! تمہیں سب سے پہلا انسان ہونے کا شرف حاصل ہوا ہے خدا نے تمہیں اپنے ہاتھوں سے پیدا فرمایا ہے۔ تمہارے اندر اپنی روح پھونکی۔ فرشتوں سے تمہیں سجدہ کروایا ......

معلوم ہوا آدم کی تخلیق مٹی سے ہوئی اس میں اللہ تعالی نے روح پھونکی اور پھر فرشتوں سے سجدہ کرایا۔ یہ سب انسانیت کا بلند و ارفع مقام ہے۔ جس نے انسان کو فرشتوں سے بہتر بنا دیا ہے۔ اگر انسان ڈارون کی طرح پستی میں گر جائے تو یہ حیوانوں سے بھی بدتر اور ذلیل ہے ورنہ جو شرف انسان کو حاصل ہے اس کا کوئی ثانی نہیں ہے۔

آدم و موسی کی ملاقات والی حدیث جو بخاری' مسلم اور احمد میں ہے اس میں بھی موسی علیہ السلام نے آدم علیہ السلام کو ابو البشر کہا ہے اور کہا ہے کہ آپ کو اللہ نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور اپنی روح پھونک دی۔ الغرض اتنے دلائل ہیں جو شمار نہیں کئے جا سکتے بلکہ قرآن پاک میں ایک پوری سورت انسان کے نام سے درج ہے جو انسانیت کی تخلیق کا پتہ دیتی ہے۔

انسان کی پیدائش کے بعد رب تعالی نے سب سے پہلے نسل آدم کے قد کاٹھ کا تعین کیا بلکہ اسے سب سے پہلے آپس میں ملنے کے آداب سے بھی روشناس کرایا۔ حدیث رسول ہے :

ترجمہ :۔ خدا نے آدم کو ان کی اپنی شکل پر پیدا فرمایا۔ اس وقت آدم کا قد ساٹھ ہاتھ کا تھا پھر فرمایا ! آدم !جاؤ ان فرشتوں کو جا کر سلام کرو اور غور سے سنو تمہارے سلام کا وہ کس طرح جواب دیتے ہیں۔ اسی کے موافق تم اور تمہاری اولاد آپس میں سلام کیا کرنا۔ حضرت آدم نے بڑھ کر فرشتوں کو سلام کیا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور کہا السلام علیکم ! انہوں نے جواب میں و رحمۃ اللہ کا اضافہ کیا اور یوں کہا و علیکم السلام و رحمۃ اللہ

(خدا کا وعدہ ہے کہ) جنت میں داخلے کے وقت ہر جنتی کی شکل و صورت آدم کی سی ہو گی (لیکن دنیا میں) آدم کے بعد ان کی نسل میں دن بدن کمی آتی گئی۔ تا آنکہ آج کے انسانوں کا قد اس حد تک ہوا۔ (بخاری ۸ ر ۶۲)

مسلم شریف کی حدیث میں ہے :

"(یوں تو سورج روزانہ نکلتا ہے لیکن) سب سے بہتر دن جس میں سورج نکلتا ہے وہ جمعہ کا دن ہے اسی روز حضرت آدم پیدا ہوئے اسی روز جنت میں داخل ہوئے اسی روز جنت سے نکالے گئے اور قیامت بھی جمعہ کے روز آئے گی۔" (مسلم ۳ ۶۵)

قرآن کہتا ہے کہ انسان کو پیدا کرنے کے بعد، آداب سکھلائے' نام سکھلائے قرآن اور بولنا سکھلایا' بلکہ آپس میں ملنے کے طریقہ سے بھی آشنا کیا۔ لہذا قرآن و سنت کی پر رحمت تعلیمات ہی سب سے بہتر' صحیح اور قابل قبول عمل ہیں۔ اس کے علاوہ ہر وہ اچھی بات جو کتاب و سنت کے مطابق ہے درست مانی جائے گی وگرنہ اس کو ٹھکرا دیا جائے گا۔ ڈارون کی دعوت گمراہی در گمراہی کی دعوت ہے۔ جبکہ قرآن و حدیث کی تخلیق انسانی پر وضاحت ہی درست ہے اور اسی کو تعلیمات ہے اسی کو عوام الناس کے لئے قابل توجہ و عمل بنایا جائے گا۔ دہریے لوگ جتنا ذات باری تعالی کا انکار کریں گے اور خلق و تکوین کے اس نظام کو جو چاہیں جسے چاہیں نام دیں اس کی قدرت کاملہ میں کچھ فرق نہ آئے گا۔

قرآن کہتا ہے :

فلن تجد لسنة الله تبديلا - لن تجد لسنة الله تحويلا۔ (فاطر ۴۳)

ترجمہ :۔ تم اللہ کے طریقہ (دستور) میں ہرگز تبدیلی نہ پاؤ گے اور تم اللہ کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دستور کو ہرگز ٹلتا پیدا نہ دیکھو گے۔

انشاء اللہ انسان ہمیشہ اسی طریقہ سے ہی اپنی نسل کو آگے بڑھائے گا جس طریقہ سے اللہ رحمان نے پیدا کرکے لوگوں پر عیاں کر دیا اور قرآن میں لکھ دیا۔

ڈارون کے نظریہ کی خامیاں

عقیدۃ المومن اردو صفحہ 32 میں ڈارونی نظریہ کی خامیاں بیان کی گئی ہیں۔ ملاحظہ ہوں کہ انہیں کیسے رد کیا گیا ہے۔

(1) نشو و نما اور ارتقاء کا نظریہ اگر ہمہ گیر اور عمومی حیثیت رکھتا ہے۔ جس کی رو سے سبھی جاندار اور حیوانات مختلف روپ دھارنے کے بعد اپنی موجودہ شکلوں تک پہنچ سکے ہیں۔ تو اس نظریہ کے قائل افراد کو یہ بتانا ہو گا کہ انسان شروع میں بندر تھا تو پالتو جانور جیسے اونٹ، گائے، بیل، بھینس اور بکری شروع میں کیا تھے؟ چوپائے جیسے گھوڑے، گدھے اور خچر اور درندے جیسے ہاتھی، شیر، چیتا اور کتے وغیرہ ابتداء میں کیا تھے؟

(2) بقاء اصلح کا نظریہ اگر درست ہے! تو پھر کیا وجہ ہے کہ زمین پر بسنے والے جملہ حیوانات کی نشو و نما اور ترقی قطعی تھم چکی ہے؟ اس لئے صدیوں سے دیکھا جا رہا ہے کہ یہ سب جاندار اپنے پچھلے حال پر قائم ہیں۔ حالانکہ کہا جاتا ہے کہ کمال کی کوئی حد نہیں ہوتی۔ لہٰذا ان کے اندر رد و بدل ہونا چاہئے اور بہتر سے بہتر شکل اختیار کرنا چاہئے۔ لیکن دیکھا یہ جا رہا ہے کہ گھوڑا گھوڑا ہے، شیر اور بھیڑیے حسب سابق اپنی اس شکل پر قائم ہیں اور سب سے زیادہ حیرت اس پر ہے کہ خود حضرت انسان سابق اپنی شکل پر قائم ہے۔ اس نے ذرہ برابر ترقی یا کسی قسم کی تبدیلی کو قبول نہیں کیا ہے۔

(3) جملہ حیوانات میں "بقاء اصلح" کا نظریہ اگر درست ہے جس کا مطلب یہ کہ کوئی دو چیزوں میں زیادہ لائق و فائق نوعیت کی بقا ہوتی ہے! تو پھر کیا وجہ ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کہ بندر اور انسان کی درمیانی شکل (بوزنہ یا بندر بے دم) فنا ہو گئی! اور بندر بدستور موجود رہ کر اس نظریہ کا منہ چڑا رہا ہے۔ جبکہ ہونا یہ چاہئے کہ بندر فنا ہوتا اور وہ درمیانی شکل باقی رہ جاتی۔ اس لئے کہ بندر سے وہ بدرجہا بہتر تھی اور بقول تمہارے اصلح (زیادہ بہتر) کو بقا ہوتی ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ جو بے ہنگم اور نامناسب ہے وہ تو دندناتا پھر رہا ہے۔ اور اس سے بہتر لاپتہ ہے؟ اور اگر اس سب کے پیچھے نیچر اور فطرت کا خود کار نظام ہے تو سارا قصور اسی نیچر کا ہے کہ اس نے اس قسم کا غلط انتخاب کیوں کیا؟ کہ بھدے اور بے ہنگم کو باقی رکھا اور اس سے بہتر کو فنا کے گھاٹ اتار دیا۔

(4) تمہارا مادہ پرستانہ ذہن، فکر و نظر اور استدلال و قیاس کو غیر اہم سمجھتا ہے۔ اسی لئے تم نے یہ طے کر لیا ہے کہ بغیر دیکھے کوئی چیز تسلیم نہ کرو گے۔ لیکن کیا وجہ ہے کہ انسان کے نظریہ ارتقاء میں تم نے اپنے اصول کو بھی خیرباد کہہ دیا اور بغیر دیکھے متعدد چیزیں تم نے تسلیم کر لیں؟ مثلاً تم کہتے ہو کہ انسان کی اولین شکل خلیہ کی صورت میں تھی جو کسی سیارے سے اس زمین پر آ گرا تھا۔ جب اولین انسان خود یہی "خلیہ" تھا تو اس سے متعلق تفصیل سے آگاہ آخر کس نے کیا؟ اس لئے کہ خلیہ کا مختلف روپ کسی نے بھی نہیں دیکھا اور خلیہ خود زیر پرورش تھا۔ حیرت ہوتی ہے کہ آج پورے وثوق سے اس نظریہ کو نہ صرف تسلیم کیا جاتا ہے۔ بلکہ دوسروں میں اس کا پرچار بھی کیا جاتا ہے۔

اس طرح گویا تم اپنے مادی طریق فکر کی خود بخود خلاف ورزی کرتے ہو۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ ڈارونی عقیدہ بھی باطل اور لغو ہے۔ لہٰذا اس صاحب ایمان عالم دین کی بات کا تمہیں اعتراف کرنا چاہیے۔ جس نے بالکل سچ کہا ہے کہ

"خدا کا انکار کرنا اور گندگی کے کیڑے کی طرح زندگی گزارنا اس نظریہ کی جڑ (بنیاد) اور اس کا اصل مقصد ہے" (قصة الایمان ص ۱۹۳ بین دارون و

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الجبیر)

الغرض ڈارون کے مکروہ نظریہ کی بہت سے ایسے قائل افراد نے بھی تردید کر دی بلکہ عاجزی درماندگی کا اقرار کیا ہے۔ اپنے اعتراف میں نظریہ نشوو نما اور ارتقاء کے متعلق کہا کہ یہ کوئی علمی نظریہ نہیں ہے اور نہ ہی اس کے صحیح اور درست ہونے کی کوئی ضمانت دی جا سکتی ہے۔ اس نظریہ کو محض ایسے ہی افراد نے قبول کیا جو خدائی پابندیوں سے نکل کر خدا کا انکار کرنا چاہتے تھے۔ تاکہ ایمان نہ لایا جا سکے۔ جبکہ اللہ تعالی نے اپنی آفاقی و عالمگیر کتاب قرآن مجید میں اس کی واضح تردید کر دی بلکہ انسان کی حقیقی پیدائش کے عوامل پر بھی بحث کی اور ڈارون کے نظریہ کی شدید الفاظ میں نفی کر کے دھجیاں بکھیر دیں ہیں۔ لہٰذا یہ بات پائیہ ثبوت کو پہنچی کہ انسانی زندگی تب ہی پرسکون و باعث رحمت ہے۔ جب ہم زندگی کے ہر شعبہ میں کتاب و سنت کو اپنا رہبرو رہنما بنالیں۔ (آمین)

بقیہ : تبصرہ السراج

سفر سے آخرت کے سفر پر ہمیشہ کے لئے روانہ ہو گیا۔

مرحوم کے تلامذہ اور جامعہ سلفیہ کے منتظمین نے ایک علمی شخصیت کی یادگار کو اوراق میں محفوظ کر کے ایک عظیم کارنامہ کا سنگ بنیاد رکھا۔ بارشاد نبوی ﷺ اذکروا محاسن موتاکم (حدیث) اپنے مرنے والوں کے محاسن کو یاد رکھنا اور ارشاد ربانی ہے۔

ربنا اغفرلنا و لاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین آمنوا ربنا انک رؤف رحیم۔

حدیث اور قرآن کی روشنی میں ماہنامہ السراج داؤد مدنی نمبر جامعہ سلفیہ کی ایک تاریخی دستاویز ہے۔

محمد زبیر ظہیر ایڈیٹر اور ان کے جملہ معاونین کو میں اس عظیم الشان نمبر پر

© rasailojaraid.com